Freebooks.pk
Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اردو لازمی جماعت گیارہویں — پنجاب بورڈ (PECTAA)

سبق 4

فاقے میں روزہ

Urdu Class 11 Lesson 4: Faqay Mein Roza (Khwaja Hasan Nizami)

خواجہ حسن نظامی • بیگمات کے آنسو • 1857ء • خلاصہ • مبتدا و خبر

© freebooks.pk — Original educational content

Free notes: freebooks.pk

سبق 4: فاقے میں روزہ

Urdu Class 11 Lesson 4: Faqay Mein Roza (Khwaja Hasan Nizami)

یہ نوٹس پنجاب بورڈ (PECTAA) کی جماعت گیارہویں کی کتاب اردو (لازمی) کے چوتھے سبق 'فاقے میں روزہ' پر مبنی ہیں۔ یہ خواجہ حسن نظامی کی کتاب 'بیگمات کے آنسو' سے لیا گیا ایک سچا اور درد ناک واقعہ ہے جس میں 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد مغل شاہی خاندان کے ایک شہزادے اور اس کے گھر والوں کی بربادی بیان کی گئی ہے۔

نوٹس میں مصنف کا تعارف، کہانی کا مرحلہ وار خلاصہ، مرکزی خیال، کرداروں کا جائزہ، مشکل الفاظ کے معنی، مبتدا اور خبر کی وضاحت، اور مختصر، تفصیلی اور معروضی سوالات شامل ہیں۔

تدریسی مقاصد

- طلبہ کے ادبی ذوق کی تربیت کرنا۔
- طلبہ کے سماجی، سیاسی اور اخلاقی شعور میں اضافہ کرنا۔
- سماجی مسائل اور غربت کی حالت بیان کرنے والے ایسے مضامین سے مصنف کے مقصدِ تحریر کو سمجھنا۔
- طلبہ میں ہمدردی اور دوسروں کے ساتھ احسان کا جذبہ پیدا کرنا۔

مصنف کا تعارف

خواجہ حسن نظامی کا اصل نام سید علی حسن تھا۔ درسی کتاب کے مطابق وہ 1879ء میں پیدا ہوئے اور 1955ء میں فوت ہوئے۔ ان کا تعلق حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی ہمشیرہ کی اولاد سے تھا اور انھوں نے ساری زندگی دہلی میں حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی درگاہ کے سائے میں گزاری، جہاں وہ درگاہ کے متولی بھی تھے۔

انھوں نے باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ کتب بینی کے شوق اور اپنی محنت سے علم حاصل کیا۔ شروع میں کتابیں بیچیں، پھر خود کتابیں لکھیں، رسالوں کے مدیر بنے اور ساری زندگی لکھنے لکھانے میں گزاری۔ ان کے موضوعات بے حد متنوع ہیں: روحانیت و مذہب سے لے کر عملی زندگی تک، مگر 1857ء کی جنگِ آزادی اور مغلیہ خاندان کی بربادی ان کے خاص موضوعات تھے۔ 'سی پارۂ دل'، 'غدرِ دہلی کے افسانے'، 'بیگمات کے آنسو' اور 'مضامینِ حسن نظامی' ان کی مشہور کتابیں ہیں۔

خواجہ حسن نظامی کو صاحب طرز انشا پرداز مانا جاتا ہے۔ ان کی تحریر میں سادگی، روانی اور تاثیر ہے۔ وہ دہلی کی صاف ستھری بول چال کی زبان لکھتے ہیں اور معمولی سی چیز کو موضوع بنا کر اس میں نئے نئے پہلو پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کا انداز ایک کھلے دل اور وسیع نظر رکھنے والے صوفی کا ہے، اور ان کی تحریروں میں سوز و گداز نمایاں ہوتا ہے۔

Free notes: freebooks.pk

اہم اصطلاحات اور قواعد

انشا پرداز

وہ ادیب جس کی نثر اپنے خاص دل کش انداز کی وجہ سے پہچانی جائے۔

سوز و گداز

تحریر کی وہ کیفیت جو پڑھنے والے کے دل میں درد اور ہمدردی پیدا کرے۔

غدر / جنگِ آزادی 1857ء

انگریزوں کے خلاف 1857ء کی جنگ جس کے بعد دہلی اجڑی اور مغل سلطنت ختم ہو گئی۔

مبتدا

جملے کا وہ پہلا جز جس میں کسی شخص یا چیز کا ذکر کیا جائے؛ جیسے 'اچھا آدمی' اچھی بات کہے گا۔

خبر

جملے کا وہ دوسرا جز جو مبتدا کے بارے میں کچھ بتائے؛ جیسے اچھا آدمی 'اچھی بات کہے گا'۔

سبق کا تعارف

یہ سبق ایک سچی کہانی ہے جو دو زمانوں کا موازنہ کرتی ہے: ایک وہ زمانہ جب دہلی آباد تھی، لال قلعے پر مغلوں کا جھنڈا لہراتا تھا اور رمضان میں جامع مسجد میں سیکڑوں خوان افطاری کے آتے تھے؛ اور دوسرا وہ زمانہ جب 1857ء کے بعد یہی شاہی خاندان دربدر ہو گیا اور اسے فاقے میں روزے رکھنے پڑے۔

کہانی کا بڑا حصہ ایک شہزادے، مرزا شہزور کی زبانی ہے جو بادشاہ کے بھائی مرزا سلیم کے بھانجے تھے۔ وہ اپنی بوڑھی والدہ، کم سن بہن اور بیوی کے ساتھ دہلی سے نکلے، راستے میں لٹے، ایک گاؤں میں پناہ لی اور وہاں غربت، بیماری، سیلاب اور فاقوں کا سامنا کیا۔ آخر میں والدہ کی خودداری اس کہانی کا سب سے مؤثر لمحہ ہے۔

اقتباس وار خلاصہ

دہلی کا عروج اور مرزا سلیم

جب دہلی آباد تھی تو بادشاہ ابو ظفر بہادر شاہ کے بھائی مرزا سلیم اپنے دوستوں میں بیٹھے تھے کہ اندر سے بلاوا آیا۔ واپس آئے تو اداس تھے: ان کی والدہ نے حکم دیا تھا کہ رمضان میں گانے بجانے کی محفلیں بند کی جائیں۔ مرزا نے ادب سے مان تو لیا مگر پریشان تھے کہ باقی دن کیسے گزریں گے۔ ایک مصاحب نے مشورہ دیا کہ افطار سے پہلے جامع مسجد چلا کریں جہاں ایک الگ ہی بہار ہوتی ہے۔

Free notes: freebooks.pk

جامع مسجد میں رمضان کی رونق

مسجد میں ہر طرف اللہ والوں کا ہجوم تھا: کہیں قرآن کا دور، کہیں علما کی فقہی بحث، کہیں ذکر و مراقبہ۔ افطار کے وقت شاہی محل، بیگمات اور امرا کی طرف سے سیکڑوں سجے ہوئے خوان آتے اور روزہ داروں میں تقسیم ہوتے۔ ہر امیر کی کوشش ہوتی کہ اس کا خوان سب سے بڑھ کر ہو۔ مرزا کو یہ منظر اتنا پسند آیا کہ وہ روز مسجد جانے لگے۔

زمانے کا الٹ پھیر

مرزا سلیم کے بھانجے مرزا شہزور (کہانی کے راوی) بتاتے ہیں کہ پھر وہ وقت آیا جب دہلی زیر و زبر ہو گئی، قلعہ برباد ہوا، امیروں کو پھانسیاں ملیں اور مسلمانوں کی شان و شوکت لٹ گئی۔ بعد میں رمضان میں جامع مسجد گئے تو وہاں فوجی روٹیاں پکا رہے تھے۔ مسجد واگزار ہونے کے بعد پھر گئے تو چند غریب مسلمان پیوند لگے کپڑوں میں بیٹھے تھے اور افطار میں صرف کھجوریں اور چنے تھے۔

دہلی سے ہجرت اور لوٹ مار

مرزا شہزور بیان کرتے ہیں کہ جب انگریزوں نے تخت و تاج چھین لیا اور بادشاہ قلعہ چھوڑ کر نکل گئے تو وہ بھی اپنی بوڑھی والدہ، کم سن بہن اور بیوی کو لے کر دو رتھوں میں نکلے۔ راستے بدلتے ہوئے قطب صاحب پہنچے، پھر آگے بڑھے تو گوجروں نے سارا سامان لوٹ لیا۔ جنگل میں تینوں عورتیں بے حال تھیں اور والدہ اپنے شاہی خاندان کی عظمت یاد کر کے روتی تھیں کہ آج زمین بھی ہمیں ٹھکانا نہیں دیتی۔

گاؤں میں پناہ اور محنت مزدوری

ایک گاؤں کے مسلمان کسانوں نے انھیں اپنی چوپال میں ٹھہرایا، مگر کچھ دن بعد کام کرنے کو کہا۔ شہزادے نے بتایا کہ وہ سپاہی زادے ہیں، تلوار اور بندوق چلانا جانتے ہیں، ہل چلانا یا گھاس کھودنا نہیں آتا؛ یہ کہتے ہوئے ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ گاؤں والوں نے ترس کھا کر انھیں کھیت کی رکھوالی دے دی اور عورتوں کو کپڑے سینے کا کام، جس کے بدلے فصل پر اناج ملنا تھا۔

بیماری، سیلاب اور بیوی کی موت

برسات میں سارا گاؤں بخار میں مبتلا ہوا؛ پھر ایک رات سیلابی پانی گھروں میں گھس آیا، اناج اور کپڑے بھیگ گئے۔ اسی اندھیری، ٹھنڈی رات میں راوی کی بیوی کو زچگی کا درد شروع ہوا اور بخار بھی چڑھ آیا۔ کوئی انتظام ممکن نہ تھا، اور یہ صدمہ آخرکار ان کی جان لے گیا۔ گاؤں والوں نے کفن دفن کا انتظام کیا۔

Free notes: freebooks.pk

فاقے میں روزہ

اناج سڑ چکا تھا اور مانگنے میں شرم آتی تھی۔ گاؤں کے چودھری نے ایک روپے کا آٹا منگوا دیا جو آدھا ختم ہوا تھا کہ رمضان آ گیا۔ چند دن بعد آٹا ختم ہو گیا اور گھر والوں نے صرف پانی سے روزہ کھولا اور اگلا روزہ بھی فاقے میں رکھا۔ سحری کے وقت والدہ نے دردناک دعا کی کہ جس گھر سے رمضان میں سیکڑوں لوگوں کو کھانا ملتا تھا، آج وہ خود دانے دانے کو محتاج ہے۔

خودداری کا امتحان

شام کو چودھری کا آدمی نیاز کا کھانا اور زکوٰۃ کے پانچ روپے لایا۔ راوی خوشی خوشی والدہ کو بتانے لگے تو والدہ کا رنگ بدل گیا اور انھوں نے غیرت دلائی کہ ہم تلوار کے زور سے روٹی لینے والے ہیں، صدقہ لینا ہمارا شیوہ نہیں۔ راوی شرم سے پانی پانی ہو گئے، مگر والدہ نے یہ کہہ کر چیزیں رکھ لیں کہ اللہ کی یہی مرضی ہے۔ اسی رقم سے رمضان گزرا؛ بعد میں دہلی آ کر والدہ کا انتقال ہوا اور سرکار نے پانچ روپے ماہوار وظیفہ مقرر کیا۔

مرکزی خیال

اس سبق کا مرکزی خیال زمانے کی بے ثباتی اور خودداری ہے۔ جو شاہی خاندان رمضان میں سیکڑوں لوگوں کو افطار کراتا تھا، 1857ء کے بعد وہی فاقے میں روزے رکھنے پر مجبور ہو گیا۔ مصنف یہ پیغام دیتے ہیں کہ دولت اور اقتدار ہمیشہ نہیں رہتے، مصیبت میں صبر اور عزتِ نفس کو قائم رکھنا چاہیے، اور غریبوں اور مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور احسان کرنا چاہیے۔

اہم الفاظ کے معنی

تیموری

امیر تیمور کی نسل؛ مغل بادشاہ اسی خاندان سے تھے۔

مصاحب / ندیم

ساتھ بیٹھنے والا، دوست، درباری ساتھی۔

خیر باشد

خیر ہو؛ خیریت دریافت کرنے کا انداز۔

مکدر

رنجیدہ، ناخوش۔

Free notes: freebooks.pk

خوان / خوان پوش
کھانے کا بڑا طشت / اسے ڈھانپنے کا کپڑا۔

زیر و زبر
تہ و بالا، تباہ و برباد۔

تاراج
لوٹ مار، بربادی۔

واگزار
قبضے سے چھڑا کر واپس کرنا۔

رتھ
بیلوں یا گھوڑوں سے کھینچی جانے والی بند سواری۔

چوپال
گاؤں کی مشترکہ بیٹھک۔

سپاہی زادہ
سپاہی کا بیٹا؛ جنگجو خاندان کا فرد۔

ناتوانی
کمزوری۔

نیاز
اللہ کے نام پر بانٹا جانے والا کھانا۔

شیوہ
طریقہ، عادت۔

وظیفہ / پنشن
ماہانہ مقرر رقم۔

خاکہ
کہانی کے مراحل: عروج سے زوال تک: یہ خاکہ سبق کے واقعات کو ترتیب وار دکھاتا ہے۔

Free notes: freebooks.pk

کہانی کے مراحل: عروج سے زوال تک



freebooks.pk

مختصر سوالات و جوابات

'جب دہلی زندہ تھی' سے کیا مراد ہے؟

وہ زمانہ جب دہلی آباد اور خوش حال تھی اور لال قلعے پر مغل بادشاہت قائم تھی، یعنی 1857ء سے پہلے کا دور۔

کہانی کا راوی کون ہے اور اس کا مرزا سلیم سے کیا رشتہ ہے؟

مرزا شہزور؛ وہ مرزا سلیم کے بھانجے ہیں۔

مرزا سلیم کیوں اداس تھے؟

ان کی والدہ نے رمضان میں گانے بجانے کی محفلیں بند کرنے کا حکم دیا تھا۔

مصاحب نے مرزا سلیم کو کیا مشورہ دیا؟

افطار سے پہلے جامع مسجد جانے کا، جہاں رمضان کی رونق دیکھنے کے قابل ہوتی تھی۔

جامع مسجد میں مرزا نے کیا منظر دیکھا؟

قرآن کے دور، علما کی بحثیں، ذکر و مراقبہ کے حلقے اور افطار کے سیکڑوں سجے ہوئے خوان۔

مرزا روزانہ مسجد کیوں جانے لگے؟
انھیں وہاں کی روحانی رونق اور افطار کا شاندار منظر بہت پسند آیا۔

قلعہ چھوڑتے وقت مرزا شہزور کے ساتھ کون تھا؟
بوڑھی والدہ، کم سن بہن اور بیوی۔

گاؤں والوں نے راوی کو کیا کام دیا؟
کھیت کی رکھوالی، اور گھر کی عورتوں کو کپڑے سینے کا کام۔

مرزا شہزور کی والدہ کس بات پر ناراض ہوئیں؟
نیاز کا کھانا اور زکوٰۃ کے روپے لے کر خوش ہونے پر؛ انھوں نے کہا کہ صدقہ لینا ہمارا شیوہ نہیں۔

یہ سبق کس کتاب سے لیا گیا ہے؟
خواجہ حسن نظامی کی 'بیگمات کے آنسو' سے۔

خواجہ حسن نظامی کے خاص موضوعات کیا تھے؟
1857ء کی جنگِ آزادی اور مغلیہ خاندان کی بربادی۔

مبتدا اور خبر کسے کہتے ہیں؟
جملے کا پہلا جز جس کا ذکر ہو مبتدا، اور دوسرا جز جو اس کے بارے میں بتائے خبر کہلاتا ہے۔

'والدہ نے دعا مانگی' میں مبتدا اور خبر بتائیں۔
مبتدا: والدہ؛ خبر: نے دعا مانگی۔

تفصیلی سوالات و جوابات

سبق 'فاقے میں روزہ' کا خلاصہ لکھیں۔
دہلی کا عروج

مرزا سلیم مصاحب کے مشورے پر رمضان میں جامع مسجد جانے لگے جہاں عبادت کی رونق اور شاہی خوانوں کی افطاری کا شاندار منظر تھا۔

1857ء کی تباہی

غدر کے بعد قلعہ برباد ہوا؛ مرزا سلیم کے بھانجے مرزا شہزور اپنی والدہ، بہن اور بیوی کے ساتھ دہلی سے نکلے اور راستے میں لٹ گئے۔

Free notes: freebooks.pk

گاؤں کی مشکلات

ایک گاؤں میں کھیت کی رکھوالی کی؛ بیماری اور سیلاب آیا اور زچگی کے دوران بیوی کا انتقال ہو گیا۔

فاقہ اور خودداری

رمضان میں آٹا ختم ہوا تو پانی سے روزہ کھولا۔ چودھری نے زکوٰۃ بھیجی تو والدہ نے غیرت دلائی مگر مجبوری میں قبول کیا۔

راوی کی والدہ کے کردار پر نوٹ لکھیں۔

خاندانی وقار

وہ شاہی خاندان کی عظمت کو کبھی نہیں بھولتیں اور مصیبت میں بھی اپنی نسل کا ذکر فخر سے کرتی ہیں۔

حساس دل

رمضان کا چاند دیکھ کر پچھلا زمانہ یاد آتا ہے تو آب دیدہ ہو جاتی ہیں۔

دعا اور صبر

فاقے کی حالت میں بھی وہ شکوہ کے بجائے اللہ سے دعا کرتی ہیں اور معصوم بیٹی کے لیے رحم مانگتی ہیں۔

خودداری

زکوٰۃ لینے پر بیٹے کو غیرت دلاتی ہیں، لیکن حالات کو اللہ کی مرضی سمجھ کر قبول بھی کر لیتی ہیں۔

سبق کی روشنی میں 1857ء کے بعد مغل خاندان کی حالت بیان کریں۔

اقتدار کا خاتمہ

انگریزوں نے تخت و تاج چھین لیا، بادشاہ قلعہ چھوڑ کر نکل گئے اور امیروں کو پھانسیاں ملیں۔

دربدری

پردے میں رہنے والی خواتین سڑکوں پر آ گئیں اور شہزادے جنگلوں اور دیہات میں پناہ ڈھونڈنے لگے۔

غربت

جو گھر سیکڑوں لوگوں کو کھانا کھلاتے تھے، وہ خود فاقوں اور دوسروں کی مدد کے محتاج ہو گئے۔

جامع مسجد کی حالت

شاہی رونق کی جگہ فوجیوں کا قبضہ اور پھر چند غریب نمازیوں کی سادہ افطاری رہ گئی۔

Free notes: freebooks.pk

خواجہ حسن نظامی کے حالاتِ زندگی اور اسلوب پر روشنی ڈالیں۔

حالاتِ زندگی

اصل نام سید علی حسن؛ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی درگاہ کے متولی؛ باقاعدہ تعلیم کے بغیر شوق سے علم حاصل کیا۔

صحافت اور تصنیف

کتب فروشی سے آغاز کیا، رسالوں کے مدیر رہے اور بے شمار مضامین اور کتابیں لکھیں۔

اہم کتابیں

سی پارۂ دل، غدرِ دہلی کے افسانے،بیگمات کے آنسو اور مضامینِ حسن نظامی۔

اسلوب

سادہ، رواں اور پُر تاثیر؛ دہلی کی بول چال کی زبان؛ معمولی موضوع میں نئے پہلو پیدا کرنا اور سوز و گداز۔

معروضی سوالات (MCQs)

سبق 'فاقے میں روزہ' کس کتاب سے ماخوذ ہے؟ (الف) غدرِ دہلی کے افسانے (ب) سی پارۂ دل (ج)بیگمات کے آنسو (د) مضامین حسن نظامی

درست جواب: (ج)بیگمات کے آنسو۔بیگمات کے آنسو۔

خواجہ حسن نظامی کا اصل نام تھا: (الف) سید علی حسن (ب) سید حسن علی (ج) خواجہ نظام الدین (د) سید حسن احمد

درست جواب: (الف) سید علی حسن۔ سید علی حسن۔

مرزا سلیم بادشاہ ابو ظفر بہادر شاہ کے تھے: (الف) بھتیجے (ب) بھانجے (ج) بھائی (د) بیٹے

درست جواب: (ج) بھائی۔ متن کے مطابق بادشاہ کے بھائی۔

متن کے مطابق جامع مسجد دہلی کس نے بنوائی؟ (الف) شاہ جہاں (ب) اورنگ زیب (ج) بہادر شاہ ظفر (د) اکبر

درست جواب: (الف) شاہ جہاں۔ والدہ کے بیان میں شاہ جہاں کا ذکر۔

قلعہ چھوڑتے وقت مرزا شہزور کے ساتھ تھیں: (الف) ماں، بہن اور بیوی (ب)بیٹی، بہن اور بیوی (ج) ماں، بیٹی اور بیوی (د) ماں، بہن اور بیٹی

درست جواب: (الف) ماں، بہن اور بیوی۔ تین عورتیں۔

Free notes: freebooks.pk

راوی اور ان کا خاندان کس سواری میں نکلے؟ (الف) گھوڑوں پر (ب) دو رتھوں میں (ج) بیل گاڑی میں (د) پیدل

درست جواب: (ب) دو رتھوں میں۔ دو رتھ۔

راستے میں سامان کس نے لوٹا؟ (الف) انگریز فوج نے (ب) گوجروں نے (ج) گاؤں والوں نے (د) ڈاکوؤں کے سردار نے

درست جواب: (ب) گوجروں نے۔ چھترپور کے قریب۔

گاؤں میں راوی کو کون سا کام ملا؟ (الف) ہل چلانا (ب) گھاس کھودنا (ج) کھیت کی رکھوالی (د) سپاہ گری

درست جواب: (ج) کھیت کی رکھوالی۔ پرندے اڑانا اور نگرانی۔

چودھری کا آدمی زکوٰۃ میں کتنے روپے لایا؟ (الف) ایک (ب) دو (ج) پانچ (د) دس

درست جواب: (ج) پانچ۔ پانچ روپے۔

بعد میں سرکار نے کتنا ماہوار وظیفہ مقرر کیا؟ (الف) دو روپے (ب) پانچ روپے (ج) دس روپے (د) بیس روپے

درست جواب: (ب) پانچ روپے۔ پانچ روپے ماہوار۔

‘اچھا آدمی اچھی بات کہے گا’ میں ‘اچھا آدمی’ ہے: (الف) خبر (ب) مبتدا (ج) فعل (د) مفعول

درست جواب: (ب) مبتدا۔ جس کا ذکر ہو۔

مرزا شہزور، مرزا سلیم کے تھے: (الف) بھتیجے (ب) بھانجے (ج) بیٹے (د) بھائی

درست جواب: (ب) بھانجے۔ متن کے مطابق بھانجے۔

خواجہ حسن نظامی کس بزرگ کی درگاہ کے متولی تھے؟ (الف) خواجہ معین الدین چشتی (ب) خواجہ نظام الدین اولیاء (ج) بابا فرید (د) داتا گنج بخش

درست جواب: (ب) خواجہ نظام الدین اولیاء۔ دہلی میں۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- مصنف: خواجہ حسن نظامی (سید علی حسن)، درسی کتاب کے مطابق 1879ء تا 1955ء؛ درگاہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے متولی۔
- ماخذ: ‘بیگمات کے آنسو’؛ موضوع: 1857ء کے بعد مغل خاندان کی بربادی۔

Free notes: freebooks.pk

- کردار: مرزا سلیم (بادشاہ کے بھائی)، ان کے بھانجے مرزا شہزور (راوی)، راوی کی والدہ، بہن اور بیوی، گاؤں کا چودھری۔
- اہم واقعات: جامع مسجد کی افطاری، ہجرت، گوجروں کی لوٹ، گاؤں کی چوپال، سیلاب، بیوی کی موت، پانی سے افطار، زکوٰۃ کے پانچ روپے۔
- مرکزی خیال: زمانے کی بے ثباتی، صبر اور خودداری، اور ہمدردی۔
- قواعد: جملے کے اجزا = مبتدا (جس کا ذکر) + خبر (اس کے بارے میں بات)۔

امتحانی نکات

- خلاصے میں 'عروج' اور 'زوال' کے دو حصے الگ الگ واضح کریں؛ ممتحن یہی تقابل دیکھنا چاہتا ہے۔
- کرداروں کے رشتے (بادشاہ ← بھائی مرزا سلیم ← بھانجے مرزا شہزور، راوی) اچھی طرح یاد رکھیں؛ MCQs میں اکثر آتے ہیں۔
- اعداد یاد رکھیں: دو رتھ، ایک روپے کا آٹا، زکوٰۃ کے پانچ روپے، پانچ روپے ماہوار وظیفہ۔
- مبتدا و خبر کی پہچان کے لیے پوچھیں: 'کس کے بارے میں بات ہو رہی ہے؟' (مبتدا) اور 'اس کے بارے میں کیا کہا گیا؟' (خبر)۔
- اقتباس کی تشریح میں 1857ء کا تاریخی پس منظر ایک دو جملوں میں ضرور لکھیں۔

Free notes: freebooks.pk